باب۔۱۶

نماز استسقاء

(بارش)

[وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ
فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ،(البقرۃ:۶۰)]

حدیث ۹۵۰: نبی اکرمؐ پانی(بارش) کی دعا کو باہر نکلے اور اپنی چادر الٹ دی۔راوی:عباد بن تمیمؓ۔

حدیث ۹۵۱: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب(نماز استسقاء میں) اپنا سر آخری رکعت سے اٹھایا تو یہ دعا فرمائی :"اے اللہ!عیاش بن ربیعہ کو نجات دے"۔۔۔"اے اللہ!سلمۃ بن ہشام کو نجات دے"۔۔۔"اے اللہ!ولید کو نجات دے"۔۔۔"اے اللہ!کمزور مسلمانوں کو نجات دے"۔ حضورؐ نے(یہ بھی) فرمایا کہ "اے اللہ!مضر پر اپنی گرفت کو مضبوط کر"۔۔۔"اے اللہ!ان(کفار) کے لیے ان سالوں کو یوسفؑ کے قحط کا سال بنادے"۔۔۔ حضورؐ نے(یہ بھی) فرمایا کہ ،اللہ نے(قبیلہ) غِفار کی مغفرت کر دی اور (قبیلہ) اسلم کو اللہ نے محفوظ رکھا۔۔۔ابن ابی الزنادؓ نے اپنے والد سے یہ تمام دعائیں نماز فجر کے لیے بھی نقل کی ہیں راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۹۵۲: آنحضرتؐ نے جب کفارِ قریش کی بد بختی اور روگردانی کو دیکھا تو آپؐ نے ان کے لیے فرمایا،"اے اللہ!ان کو یوسفؑ کے ۷ سالہ قحط کی طرح قحط میں مبتلا کر دے"۔ چناں چہ وہ قحط میں گرفتار ہو گئے۔ تمام چیزیں تباہ ہو گئیں۔ یہاں تک کہ وہ کھال اور مردار تک کھا گئے۔ ابو سفیان ، آپؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہو۔ تمھاری قوم تباہ ہو گئی ہے اس لیے ان کے لیے دعا کرو۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی،يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ،[یعنی جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے ،ہم یقیناًبدلہ لینے والے ہیں،(الدخان:۱۶)]۔(ابن مسعودؓ نے یہ وضاحت بھی کی کہ)بطشہ سے مراد یوم بدر ہے،جب کہ دخان، بطشہ، لزام، دھواں، گرفت، قید اور آیت روم، یہ سب وقوع میں آچکے ہیں۔راوی:عبد اللہ ابن مسعودؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۹۵۳: ابن عمرؓ، ابو طالب کا شعر پڑھتے :وأبیض یستسقی الغمام بوجهه - ثمال الیتامی عصمة للأراملِ،[یعنی اور گورا رنگ کہ ان کے چہرے کے واسطے سے بدلی سے بارش کی دعا کی جاتی ہے، وہ یتیموں کے حامی اور بیواؤں کی پناہ گاہ میں ہیں]۔اور پھر نبی اکرمؐ کے چہرے کی طرف دیکھتے، کہ آنحضورؐ جب بھی پانی کے لیے دعا فرماتے اور منبر سے اترنے بھی نہ پاتے کہ تمام پرنالے بہہ نکلتے۔ راوی: عبد الرحمٰن بن عبد اللہ دینارؓ۔

حدیث ۹۵۴: جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمرؓ، عباسؓ بن عبد المطلب کے وسیلے سے دعا کرتے اور فرماتے، اے اللہ! ہم تیرے پاس تیرے نبی کا وسیلہ لے کر آیا کرتے تھے تو تُو ہمیں سیراب کرتا تھا۔ اب ہم لوگ نبیؐ کے چچا(عباسؓ) کا وسیلہ لے کر آئے ہیں، ہمیں سیراب کر دے۔۔۔ اور پھر بارش ہو جاتی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۹۵۵: (بارش کے لیے دعا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۵۰۔ راوی: عبد اللہ بن زیدؓ۔

حدیث ۹۵۶: آنحضرتؐ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی، پھر قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر الٹ دی۔ اور پھر ۲ رکعت نماز پڑھی۔ راوی: عبد اللہ بن زیدؓ۔

حدیث ۹۵۷ تا ۹۶۳: ایک شخص جمعہ کے دن اُس دروازے سے داخل ہوا جو منبر کے سامنے تھا۔ رسول معظمؐ خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے آپؐ سے مخاطب ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ! (خشک سالی کے سبب) لوگوں کا مال تباہ ہو گیا ہے، جانور مر گئے اور بچے مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اس لیے آپ اللہ سے بارش کی دعا فرمائیں۔ آپؐ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ۳ مرتبہ فرمایا "اے میرے اللہ! ہمیں سیراب کر"۔۔۔ بخدا اس وقت آسمان پر بادل کا ٹکڑا تک نہ تھا، پھر اچانک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے بدلی پھیل گئی۔ پھر بارش ہونے لگی۔ اور پھر ہم نے ایک ہفتے تک سورج نہیں دیکھا۔۔۔ پھر دوسرے جمعہ کو ایک شخص داخل ہوا اور اس نے حضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (شدید بارش کی وجہ سے) لوگوں کا مال تباہ ہو گیا، جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے ہیں۔ اس لیے حضورؐ اللہ سے بارش بند ہونے کی دعا فرمائیں۔ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا، "اے خدا! ہمارے ارد گرد برسا، ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ برسا۔۔ اور پھر بارش تھم گئی، دھوپ نکل آئی۔ راویان: انس بن مالکؓ، عبد اللہ بن ابی نمیرؓ۔

حدیث ۹۶۴: (آپؐ کی کفار قریش کے لیے بد دعا اور بارش ہونے اور بارش تھمنے کے لیے دعا): یہ مکرر حدیث ہے۔ پہلے موضوع کے لیے دیکھیں حدیث ۹۵۲ اور دوسرے موضوع کے لیے دیکھیں حدیث ۹۵۷ تا ۹۶۳۔ راویان: ابن مسعودؓ اور مسروقؒ۔

حدیث ۹۶۵: (بارش ہونے اور بارش تھمنے کے لیے دعا): یہ مکرر حدیث ہے، دیکھیں حدیث ۹۵۷ تا ۹۶۳۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۹۶۶: عبد اللہ بن یزید انصاریؓ، براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ (عید گاہ کی طرف) نکلے اور بارش کی دعا کے لیے، منبر سے ہٹ کر، برابر میں کھڑے ہوئے دعا کی۔ پھر ۲ رکعت نماز بالجہر پڑھی۔ اس میں نہ تو اذان دی گئی اور نہ اقامت کہی گئی۔۔۔ عبد اللہ بن یزید انصاریؓ نے کہا کہ میں نے آنحضرتؐ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔ راوی: ابو اسحاقؒ۔

حدیث ۹۶۷: نبی صلی اللہ علیہ وسلم، لوگوں کو لے کر نماز استسقاء کے لیے باہر نکلے۔ آپؐ نے کھڑے کھڑے ہی اللہ سے دعا فرمائی۔ پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے چادر الٹ دی۔۔۔ اور پھر بارش ہو گئی۔ راوی: عبد اللہ بن زیدؓ۔

حدیث ۹۶۸ تا ۹۷۲: میں نے نبی کریمؐ کو اس دن دیکھا جب آپؐ نماز استسقاء کے لیے باہر نکلے۔ آپؐ نے لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ پھیر دی، اور قبلہ رخ ہو کر دعا کرنے لگے۔ پھر اپنی چادر الٹ دی۔ اس کے بعد ہم لوگوں کو ۲ رکعت نماز پڑھائی۔ دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قرآن کی قراءت کی۔ راوی: عباد بن تمیمؒ۔

حدیث ۹۷۳: حضور معظمؐ سوائے استسقاء کے کسی اور دعا میں اپنے ہاتھ زیادہ اونچے نہیں اٹھاتے تھے۔ اور استسقاء میں اتنے اونچے اٹھاتے کہ آپؐ کے بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۹۷۴: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو فرماتے، اے اللہ! نفع پہنچانے والی بارش برسا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۹۷۵: (بارش ہونے اور بارش تھمنے کے لیے دعا): یہ حدیث مکرر ہے، دیکھیں حدیث ۹۵۷ تا ۹۶۳۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۹۷۶: جب ہوا زور سے چلتی تو اس کا اثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک سے ظاہر ہوتا تھا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۹۷۷: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ باد صبا (مشرقی ہواؤں) کے ذریعے میری مدد کی گئی۔ اور قوم عاد پچھوا ہوا (مغربی ہواؤں) کے ذریعے ہلاک کی گئی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۹۷۸ : حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک علم اٹھالیا نہ جائے گا۔ زلزلے کثرت سے ہوں گے۔ زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو گا۔ فتنہ و فساد ظاہر ہو گا اور ہرج کی کثرت ہو گی۔۔۔ ہرج سے مراد قتل ہے قتل۔۔۔ تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا، اس طرح کہ یہ بہتا پھرے گا اور اس کا کوئی لینے والا نہیں ہو گا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۹۷۹: (آنحضرتؐ نے فرمایا کہ) اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔۔۔ لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں بھی۔ تو آپؐ نے فرمایا، وہاں زلزلے ہوں گے اور فتنے ہوں گے۔ اور وہیں سے شیطان کا گروہ بھی نکلے گا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۹۸۰: رسول اکرمؐ نے ہم لوگوں کو صبح (فجر) کی نماز حدیبیہ میں پڑھائی۔ رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب حضورؐ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میرے بندوں میں مجھ پر ایمان رکھنے والے اور میرا انکار کرنے والے نے صبح کی۔ جس نے کہا کہ مجھ پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے، وہ ستارہ کا منکر ہے۔ اور جس نے کہا کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی تو وہ میرا منکر ہے اور ستارے پر ایمان رکھتا ہے۔ راوی: زید بن خالد جہنیؓ۔

حدیث ۹۸۱: رسول اکرمؐ نے فرمایا، غیب کی ۵ کنجیاں ہیں جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (۱) کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے۔۔ (۲) رحم مادہ (ماں کے پیٹ میں) کیا چیز ہے۔۔ (۳) کل کیا کرے گا۔۔ (۴) کس ملک میں مرے گا۔۔ (۵) اور بارش کب ہو گی۔ راوی: ابن عمرؓ۔

Siddiqui Publications